پکڑا گیا

pakaṛā gayā

Caught in the Act

by Bakhtullah

[Ao, Khud Dekh Lo 16]

(Urdu—Persian script)

© 2023 www.chashmamedia.org
published and printed by
Good Word, New Delhi

The title cover is a collage of
OpenClipart-Vectors https://pixabay.com/images/id-154418/;
bradholbrook71 https://pixabay.com/images/id-1080252/; geralt
https://pixabay.com/images/id-391658/.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

بااختیار کلام	2
ایک چال	3
بچنے کا راستہ ہی نہیں	4
وہ پہلا پتھر مارے	5
پکڑا گیا	7
کیا مجھے سچی معافی ملی ہے؟	8
معافی سے تبدیلی	9
انجیل اور شریعت میں فرق	10
میرا کیا جواب ہے؟	11
انجیل، یوحنا 8:1-11	12

ایک دن خداوند عیسیٰ پَو پھٹتے ہی بیت المقدّس میں آ پہنچا۔

◄ **بیت المقدّس کیا تھا؟**

بیت المقدّس یروشلم میں وہ جگہ تھی جہاں یہودی اپنی قربانیاں چڑھاتے تھے۔ کہیں اَور چڑھانے کی اجازت نہیں تھی۔ وہاں وہ قربانیاں چڑھانے پوری دنیا سے آتے تھے۔ اُس زمانے میں یہ شاندار عمارت دُنیا کے عجوبوں میں گنی جاتی تھی۔ آج اُس جگہ پر مسجد القصیٰ کی سنہری گنبد دھوپ میں چمکتی دمکتی ہے۔

◄ **المسیح کا وہاں آنے کا کیا مقصد تھا؟ کیا وہ قربانیاں چڑھانا چاہتا تھا؟ یا معجزے دکھانے آیا تھا؟**

نہیں۔ وہ بیٹھ کر لوگوں کو تعلیم دینے لگا۔ اُس زمانے میں اُستاد بیٹھتا تھا جبکہ سننے والے کھڑے رہتے تھے۔

◄ وہ لوگوں کو تعلیم کیوں دینے لگا؟

لوگ کھوئی ہوئی بھیڑوں جیسے تھے جو بھولے بھٹکے پھر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر اُسے اُن پر ترس آتا تھا۔ وہ جو سچا چرواہا تھا وہ اُنہیں جنت کا راستہ دکھانا چاہتا تھا۔ معمول کے مطابق جوں ہی اُس نے اپنا منہ کھولا لوگ دوڑ کر اُس کے گرد جمع ہوئے اور بڑے مزے سے سننے لگے۔

بااختیار کلام

عیسیٰ مسیح سکول کا عام ٹیچر نہیں تھا۔ اُس کی باتیں سن سن کر اُن کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی تھیں۔ وہ رٹی رٹائی باتیں نہیں بتاتا تھا۔ وہ بڑے اختیار کے ساتھ بات کرتا تھا، کیونکہ اُس کے فرمان سیدھے خدا کے فرمان تھے۔

عام اُستاد تالاب کا باسی پانی نکال کر اپنے چیلوں میں بانٹ دیتا ہے۔ خداوند عیسیٰ فرق تھا۔ وہ کلام کا آسمانی بیج بو کر آسمانی چشمے کے اُبلتے پانی سے اُس کی سنچائی کرتا تھا۔ اُس کے کلام سے روحانی زندگی اُگ کر

پھلتی پھولتی ہے۔ یہ کلام سیدھا دل میں جا بستا ہے جہاں وہ سننے والے کی پوری زندگی اُلٹ پلٹ کر ڈالتا ہے۔

ایک چال

اچانک کھلبلی مچ گئی۔ شریعت کے کچھ عالِم ایک عورت گھسیٹ کر اُن کے بیچ میں آ دھمکے۔ اجازت مانگے بغیر اُنہوں نے عورت کو اُستاد کو پیش کرکے کہا، ”اُستاد، اِس عورت کو زنا کرتے وقت پکڑا گیا ہے۔“

بے چاری عورت! وہ تھرتھراتی ہوئی اُن کے بیچ میں کھڑی رہی۔ وہ جانتی تھی کہ زنا کی سزا موت ہے۔

- لیکن رُکو، رُکو! ایک ہی انسان سے زنا کب سے ہوتی ہے؟ وہ آدمی کہاں تھا جس نے زنا کی تھی؟ کیا صرف عورت کو پکڑا گیا تھا؟ شریعت کے مطابق مرد اور عورت دونوں ہی سزائے موت لائق ہیں (توریت، استثنا 22:22)۔
- اور یہ عالِم، عورت کو یہاں کیوں لائے؟ کیا ایسے معاملوں کے لئے یہودی عدالتیں نہیں تھیں؟

ضرور۔ دال میں کچھ کالا تھا۔ حقیقت یہ ہے: عورت کا گناہ صرف بہانہ تھا۔ اصلی مقصد ایک اَور تھا۔ یہ کہ اُستاد کو پکڑا جائے۔

- وہ اُسے کس طرح پھنسانا چاہتے تھے؟

اُنہوں نے کہا، "موسیٰ نے شریعت میں ہمیں حکم دیا ہے کہ ایسے لوگوں کو سنگسار کرنا ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟"

- سنگسار کرنے کا کیا طریقِ کار تھا؟

مجرم کو زمین پر پٹخ کر پتھروں سے مار ڈالا جاتا تھا۔ لازم تھا کہ گناہ کے گواہ پہلے پتھر ماریں (توریت، استثنا 17:7)۔

بچنے کا راستہ ہی نہیں

یہ عالِم بہت چالاک تھے۔ وہ تو جانتے تھے کہ خداوند عیسیٰ نہایت رحم دل ہے۔ وہ پہلے سے ناراض تھے کہ وہ گناہ گاروں سے ملا کرتا ہے۔ حالانکہ اُن کے گناہ اُسے بہت تکلیف دیتے تھے۔ خود تو وہ پوری طرح پاک تھا، اِس لئے ہر گناہ اُسے کانٹے کی طرح چُبھتا تھا۔ لیکن اُسے اِس دُنیا میں بھیجا گیا تھا کہ گناہ گاروں کو نجات دے۔ جس طرح لکھا ہے،

> اللہ نے اپنے فرزند کو اِس لئے دُنیا میں نہیں بھیجا کہ وہ دُنیا کو مجرم ٹھہرائے بلکہ اِس لئے کہ وہ اُسے نجات دے۔ (یوحنا 3:17)

عالِموں کا اندازہ یہ تھا: اُستاد اِس گناہ گار عورت کو معاف کرے گا۔ تب ہم اُسے ملزم ٹھہرا سکیں گے۔ ہم کہہ سکیں گے کہ یہ کُفر بک رہا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ شریعت کی باتیں نہیں ماننی ہیں۔

ایک اَور بات بھی ہے۔ وہ جانتے تھے کہ اگر اُستاد فرمائے کہ عورت کو سزا دو تو بھی پھنس جائے گا۔ رومیوں کا ملک پر قبضہ تھا، اور وہی سزائے موت دیتے تھے۔ اگر اُستاد عورت کو سزائے موت لائق ٹھہرائے تو رومی اُسے پکڑیں گے۔

وہ پہلا پتھر مارے

اب دھیان دیں کہ خداوند عیسیٰ نے کیا کِیا۔ جب الٰہی اختیار ہوتا ہے وہ ہر موقعے پر بات نہیں کرتا۔ کبھی کبھی اُسے خاموش بھی رہنا پڑتا

ہے۔ اِس موقعے پر خداوند عیسیٰ خاموش رہا۔ خاموش رہنا بھی ایک قسم کا جواب ہوتا ہے۔

◄ ساتھ ساتھ اُس نے کیا کِیا؟

جو اُس نے کیا وہ کچھ عجیب سا لگ رہا تھا۔ وہ جُھک کر اپنی اُنگلی سے زمین پر لکھنے لگا۔ ہم نہیں جانتے کہ اُس نے کیا لکھا۔ لیکن ایک بات صاف ہے: وہ وہی جواب دینے کو تیار نہیں تھا جو عالِم اُس سے مانگ رہے تھے۔

عالِم چونک اُٹھے۔ اِس سے کام نہیں بنے گا۔ آخر اُسے کوئی جواب تو دینا ہی ہے! وہ ڈٹ کر سوال کا جواب مانگتے رہے۔

تب خداوند کھڑا ہو کر بولا، ”تم میں سے جس نے کبھی گناہ نہیں کیا، وہ پہلا پتھر مارے۔“

وہ پھر جُھک کر زمین پر لکھنے لگا۔

پکڑا گیا

کتنا عجیب منظر! یہ عالِم لوگوں کو پکڑنے میں بہت ماہر تھے۔ پہلے اُنہوں نے عورت کو پکڑ لیا تھا، اور اب وہ خداوند عیسیٰ کو بھی پکڑنے پر تُلے ہوئے تھے۔لیکن یہاں اِس کے اُلٹ ہوا: اُن ہی کو پکڑا گیا۔

پہلے سب کی آنکھیں عورت اور اُس کے گناہ پر لگی تھیں۔ اب اچانک ہر ایک کو اُس کے اپنے گناہ محسوس ہوئے۔

پکڑنے والوں کو خود پکڑا گیا۔

عالِموں کی سوچ ہم سب کی سوچ ہے۔ ہم سب پکڑنے والے ہوتے ہیں۔کسی کو پکڑا جائے چاہے اُس کی غلطی معمولی سی کیوں نہ ہو تو ہم ایک دم بڑا مزہ اُٹھاتے ہیں۔ سب کے سب اُسے موٹی موٹی گالیاں دیتے ہیں۔ مگر خداوند عیسیٰ کے حضور ایک بنیادی بات ظاہر ہو جاتی ہے—ہم سب کو خدا سے پکڑا گیا ہے۔ گناہ میں ہم سب برابر ہوتے ہیں۔ ہم سب کے سب اِس لائق نہیں کہ خدا کے حضور آئیں۔

کیا مجھے سچی معافی ملی ہے؟

اب دھیرے دھیرے عالِم ایک ایک کرکے وہاں سے کھسک گئے، پہلے بزرگ، پھر باقی سب۔ عورت کو اُنہوں نے وہیں چھوڑ دیا۔

عالِموں کی چال جواب دے گئی تھی۔

اب جو اُستاد کو پکڑنا چاہتے تھے اُن ہی کو پکڑا گیا۔ اپنے گناہوں میں پکڑے گئے۔ اِس کلام کی تیز روشنی میں وہ اپنے گناہوں کو محسوس کرتے ہیں۔ لیکن اِس سے پہلے کہ اُن کے گناہ کُھلِ عام ہو جائیں وہ بھاگ جاتے ہیں۔

◄ اورعورت؟ اُس کا کیا ہوا؟

عیسیٰ مسیح نے کھڑے ہو کر کہا، "اے عورت، وہ سب کہاں گئے؟ کیا کسی نے تجھ پر فتویٰ نہیں لگایا؟"

عورت نے جواب دیا، "نہیں خداوند۔"

اُستاد نے کہا، "مَیں بھی تجھ پر فتویٰ نہیں لگاتا۔ جا، آئندہ گناہ نہ کرنا۔"

دیکھو، عالِم اور عورت گناہ میں برابر تھے۔ یہ بھی گناہ گار تھی اور وہ بھی۔ لیکن ایک فرق تھا۔

► وہ کیا؟

عالم اپنے گناہوں میں اُلجھے رہے جبکہ عورت کو معافی ملی۔ عالم اپنے گناہوں کو تسلیم نہیں کر سکتے تھے اِس لئے وہ معافی ملے بغیر بھاگ گئے۔ عورت کو معافی ملی اور اُس کا دل ہلکا ہوا۔

معافی سے تبدیلی

► کیا آپ کے خیال میں عورت اِس کے بعد دوبارہ زنا کرنے میں جُٹ گئی؟

کلام ہمیں اِس کے بارے میں کچھ نہیں بتاتا۔لیکن مجھے یقین ہے کہ اُستاد کے کلام سے وہ تبدیل ہوئی اور صحیح راستے پر آ گئی۔

► کیوں؟

وہ اُسے خداوند کہتی ہے۔عیسیٰ مسیح اُس کا خداوند بن گیا، اُس کا مالک۔ اب سے اُس کی زندگی اُس کے ہاتھ میں تھی۔ اُس کی حکومت کے تحت تھی۔ اِس حکومت کے تحت وہ پہلی بار حقیقی معنوں میں آزاد تھی۔ اِس آزادی کی خوشی کے مارے اُسے اپنی پرانی زندگی سے گھن آئی اور وہ صحیح راہ پر آئی۔

جو خداوند سے تبدیل ہو جاتا ہے اُسے اپنی پرانی زندگی سے گھن آتی ہے اور وہ راہِ مستقیم پر آ جاتا ہے۔

انجیل اور شریعت میں فرق

اِس سے انجیل اور شریعت میں فرق بھی پتہ چلتا ہے۔

خدا نے شریعت نازل کی تاکہ انسان کو ڈھانچا ملے، ایک قانون جس سے ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات محفوظ رہیں۔ شریعت کا ایک ضروری حصہ سزا بھی ہے۔ شریعت ہی ہمیں بتاتی ہے کہ اے انسان تجھ سے گناہ ہوا ہے۔ اور شریعت ہی ہمیں سزا دیتی ہے جب ہم سے گناہ ہوتا ہے۔

شریعت انسان کو پکڑ کر سزا دیتی ہے جبکہ خداوند عیسیٰ اُسے معافی دے کر گناہ کی غلامی سے آزاد کر دیتا ہے۔

یہی انجیل کی خوش خبری ہے۔

مسیح نہیں چاہتا کہ ہم گناہ کے غلام رہیں۔ وہ ہمیں اِس غلامی سے آزاد کرنا چاہتا ہے۔ جب ہمیں یہ آزادی حاصل ہو تو ہمیں نہ صرف معافی ملتی

ہے بلکہ ہم گناہ کرنا ہی نہیں چاہتے۔ ہم خداوند کے دامن کو تھامے ہوئے دل کی گہرائیوں سے صحیح راستے پر رہنا چاہتے ہیں۔

میرا کیا جواب ہے؟

◄ اب سوال یہ ہے: کیا ہم عالموں کی طرح خداوند کے حضور سے بھاگ جائیں گے؟ یا عورت کی طرح اپنے گناہوں کو مان کر معافی پائیں گے؟ کیا ہم گناہ کی زنجیروں میں جکڑے رہیں گے یا انجیل کی آزادی کے ساتھ زندگی گزاریں گے؟

انجیل، یوحنا 8:1-11

عیسیٰ خود زیتون کے پہاڑ پر چلا گیا۔ اگلے دن پَو پھٹتے وقت وہ دوبارہ بیت المُقدّس میں آیا۔ وہاں سب لوگ اُس کے گرد جمع ہوئے اور وہ بیٹھ کر اُنہیں تعلیم دینے لگا۔ اِس دوران شریعت کے علما اور فریسی ایک عورت کو لے کر آئے جسے زنا کرتے وقت پکڑا گیا تھا۔ اُسے بیچ میں کھڑا کر کے اُنہوں نے عیسیٰ سے کہا، "اُستاد، اِس عورت کو زنا کرتے وقت پکڑا گیا ہے۔ موسیٰ نے شریعت میں ہمیں حکم دیا ہے کہ ایسے لوگوں کو سنگسار کرنا ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟"

اِس سوال سے وہ اُسے پھنسانا چاہتے تھے تاکہ اُس پر الزام لگانے کا کوئی بہانہ اُن کے ہاتھ آ جائے۔ لیکن عیسیٰ جھک گیا اور اپنی اُنگلی سے زمین پر لکھنے لگا۔

جب وہ اُس سے جواب کا تقاضا کرتے رہے تو وہ کھڑا ہو کر اُن سے مخاطب ہوا، "تم میں سے جس نے کبھی گناہ نہیں کیا، وہ پہلا پتھر مارے۔" پھر وہ دوبارہ جھک کر زمین پر لکھنے لگا۔

یہ جواب سن کر الزام لگانے والے یکے بعد دیگرے وہاں سے کھسک گئے، پہلے بزرگ، پھر باقی سب۔

آخر کار عیسیٰ اور درمیان میں کھڑی وہ عورت اکیلے رہ گئے۔ پھر اُس نے کھڑے ہو کر کہا، "اے عورت، وہ سب کہاں گئے؟ کیا کسی نے تجھ پر فتویٰ نہیں لگایا؟"

عورت نے جواب دیا، "نہیں خداوند۔"

عیسیٰ نے کہا، "مَیں بھی تجھ پر فتویٰ نہیں لگاتا۔ جا، آئندہ گناہ نہ کرنا۔"